
／# 31

آیات نمبر 215 تا 218 میں مال کی خیرات، جہاد کی فرضیت اور محترم مہینوں میں جنگ کے بارے میں لوگوں کی طرف سے رسول اللہ ﷺ سے پوچھے گئے سوالوں کے اللہ کی طرف سے جواب۔

یَسْـَٔلُوْنَكَ مَا ذَا یُنْفِقُوْنَ ؕ۬ لوگ آپ سے پوچھتے ہیں کہ اللہ کے راستے میں کیا خرچ کریں قُلْ مَاۤ اَنْفَقْتُمْ مِّنْ خَیْرٍ فَلِلْوَالِدَیْنِ وَ الْاَقْرَبِیْنَ وَ الْیَتٰمٰى وَ الْمَسٰكِیْنِ وَ ابْنِ السَّبِیْلِ ؕ آپ فرما دیجئے کہ تم جس قدر بھی چاہو مال خیر کے لئے خرچ کرو، اس کے حق دار تمہارے ماں باپ ہیں اور قریبی رشتہ دار ہیں اور یتیم ہیں اور محتاج ہیں اور مسافر ہیں [تفصیل کے لئے: ضمیمہ -- والدین کے حقوق] وَ مَا تَفْعَلُوْا مِنْ خَیْرٍ فَاِنَّ اللّٰهَ بِهٖ عَلِیْمٌ ﴿۲۱۵﴾ اور جو کار خیر بھی تم کرو گے بیشک اللہ اسے خوب جانتا ہے كُتِبَ عَلَیْكُمُ الْقِتَالُ وَ هُوَ كُرْهٌ لَّكُمْ ۚ اللہ کے راستے میں جہاد تم پر فرض کر دیا گیا ہے اور وہ تمہیں اب ناگوار محسوس ہو رہا ہے وَ عَسٰۤى اَنْ تَكْرَهُوْا شَیْـًٔا وَّ هُوَ خَیْرٌ لَّكُمْ ۚ وَ عَسٰۤى اَنْ تُحِبُّوْا شَیْـًٔا وَّ هُوَ شَرٌّ لَّكُمْ ؕ اور ہو سکتا ہے کہ تم کسی چیز کو ناپسند کرو لیکن وہی تمہارے حق میں بہتر ہو، اور یہ بھی ممکن ہے کہ تم کسی چیز کو پسند کرو لیکن وہ حقیقتاً تمہارے لئے نقصان دہ ہو وَ اللّٰهُ یَعْلَمُ وَ اَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۲۱۶﴾ اور ہر چیز کی حقیقت کو صرف اللہ ہی خوب جانتا ہے اور تم نہیں جانتے رکوع [۲۶] یَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الشَّهْرِ الْحَرَامِ قِتَالٍ فِیْهِ ؕ قُلْ قِتَالٌ فِیْهِ كَبِیْرٌ ؕ اے نبی ﷺ لوگ آپ سے

پوچھتے ہیں کہ حرمت والے مہینوں میں جنگ کرنا کیسا ہے آپ فرما دیجئے کہ ان
مہینوں میں لڑنا بہت بڑا گناہ ہے وَ صَدٌّ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَ كُفْرٌۢ بِهٖ وَ
الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ۗ وَ اِخْرَاجُ اَهْلِهٖ مِنْهُ اَكْبَرُ عِنْدَ اللّٰهِ ۚ وَ الْفِتْنَةُ
اَكْبَرُ مِنَ الْقَتْلِ ؕ لیکن اللہ کی راہ سے روکنا اور اس سے کفر کرنا اور لوگوں کو
مسجدِ حرام یعنی خانہ کعبہ میں جانے سے روکنا اور اس کے باشندوں کو وہاں سے نکالنا،
اللہ کے نزدیک اس سے بھی بڑا گناہ ہے، اور اللہ کے نزدیک یہ شر انگیزی قتل سے
بھی بڑھ کر ہے وَ لَا يَزَالُوْنَ يُقَاتِلُوْنَكُمْ حَتّٰى يَرُدُّوْكُمْ عَنْ دِيْنِكُمْ اِنِ
اسْتَطَاعُوْا ؕ اور یہ کافر تم سے ہمیشہ لڑتے رہیں گے تاکہ اگر ان کا بس چلے تو وہ
تمہیں تمہارے دین سے واپس پھیر دیں وَ مَنْ يَّرْتَدِدْ مِنْكُمْ عَنْ دِيْنِهٖ
فَيَمُتْ وَ هُوَ كَافِرٌ فَاُولٰٓئِكَ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ فِي الدُّنْيَا وَ الْاٰخِرَةِ ۚ وَ
اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿۲۱۷﴾ اور تم میں سے جو شخص اپنے
دین سے پھر جائے اور حالت کفر ہی میں مر جائے تو ایسے لوگوں کے دنیا و آخرت میں
سب اعمال ضائع ہو جاتے ہیں، اور یہی لوگ جہنمی ہیں وہ اس جہنم میں ہمیشہ ہمیشہ
رہیں گے دنیا میں اعمال کا ضائع ہونا یہ ہے کہ اس کا بیوی سے نکاح قائم نہیں رہتا، اگر اس کا کوئی
مورث مسلمان مرے اس شخص کو میراث کا حصہ نہیں ملتا، حالت اسلام میں نماز و روزہ جو کچھ کیا
تھا سب کالعدم ہو جاتا ہے مرنے کے بعد جنازہ کی نماز نہیں پڑھی جاتی مسلمانوں کے قبرستان میں
دفن نہیں کیا جاتا اور آخرت کا نقصان یہ ہے کہ عبادات کا ثواب نہیں ملتا ہمیشہ ہمیشہ کے لیے
دوزخ میں داخل ہوتا ہے۔ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ الَّذِيْنَ هَاجَرُوْا وَ جٰهَدُوْا فِيْ

سَبِيۡلِ اللّٰهِ ۙ اُولٰٓٮِٕكَ يَرۡجُوۡنَ رَحۡمَتَ اللّٰهِ ‌ؕ وَ اللّٰهُ غَفُوۡرٌ رَّحِيۡمٌ ﴿۲۱۸﴾ بیشک

جو لوگ ایمان لائے اور جنہوں نے اللہ کے راستے میں ہجرت کی اور اللہ کی راہ میں

جہاد کیا تو جان لو کہ یہی لوگ اللہ کی رحمت کے امیدوار ہیں، اور اللہ بڑا بخشنے والا اور

ہر وقت رحم کرنے والا ہے